سحری میں اذان ہونے تک کھانا پینا

مجیب: ابو حمزہ محمد حسان عطاری زید مجدہ

فتوی نمبر: Web:24

تاریخ اجراء: 23ربیع الثانی1442ھ/09دسمبر2020ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کوئی شخص مسئلہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے رمضان میں سحری میں اذان کے بعد تک کھاتا پیتا رہا تو کیا اس دن کا روزہ ہو جائے گا یا نہیں؟اس روزے کی قضالازم ہو گی یا نہیں؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

صبح صادق ہوتے ہی سحری کا وقت ختم ہو جاتا ہے، اور اذان، فجر کا وقت شروع ہونے پر، نماز فجر کے لیے دی جاتی ہے،لہذا جو شخص اذان کے بعد تک کھاتا پیتا رہا تو اس کا روزہ نہ ہوا،اس شخص پر اس روزے کی قضالازم ہے۔

تنویر الابصار میں ہے:"تسحر یظن الیوم لیلا والفجر طالع قضی فقط"ترجمہ: اگر رات کا گمان کرتے ہوئے سحری کرلی جبکہ فجر طلوع ہو چکی تھی تو فقط قضالازم ہے۔"

(درالمختار مع ردالمحتار جلد3صفحہ436مطبوعہ بیروت)

فتاوی رضویہ میں اسی طرح کے سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا:" بریلی بلگرام کے قریب قریب عرض کے شہروں میں سحری چار بجے تک کھانی چاہیئے، ساڑھے چار بجے کب کی صبح ہو چکتی ہے، اس وقت کچھ کھانے پینے کے معنی ہی نہ تھے، وہ روزہ یقینانہ ہوا اُس کی قضا فرض ہے۔"

(فتاوی رضویہ جلد10صفحہ517مطبوعہ رضافاونڈیشن لاہور)

ایک اور مقام پہ فرمایا: "اس رمضان شریف میں پانچ بجے تک کسی طرح وقت نہ تھا جبکہ پانچ بجے تک سحری کھائی تو روزہ بلاشبہ ہوا ہی نہیں کہ توڑنا صادق آئے، قضا لازم ہے اور کفارہ نہیں۔"

(فتاوی رضویہ جلد 10 صفحہ 519 مطبوعہ رضا فاونڈیشن لاہور)

بہار شریعت میں ہے: "یہ گمان کرکے کہ رات ہے، سحری کھالی یا رات ہونے میں شک تھا اور سحری کھالی حالانکہ صبح ہوچکی تھی، ان سب صورتوں میں صرف قضا لازم ہے، کفارہ نہیں۔"

(بہار شریعت جلد 1 حصہ 5 صفحہ 989 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftAhlesunnat
Dar-ul-Ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net